



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 16-25/AIMS
December 20, 2025

فکر و نظر

کشمیر کی عوامی بیداری: فوجی اسٹیبلشمنٹ کی قانونی، اخلاقی اور سیاسی شکست یا آزادی کا نیا باب۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Azad Jammu and Kashmir protests, JKJAAC movement

Keywords: internet shutdowns, freedom of expression, anti-terrorism laws misuse

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

ستمبر انیس تا اکتوبر دو ہزار چوبیس اور پچیس کے دوران آزاد جموں و کشمیر (اے جی کے) میں ہونے والا بڑے پیمانے پر احتجاج پاکستان کی حالیہ داخلی سیاسی تاریخ کا ایک سنگین واقعہ تھا۔ یہ تحریک جموں و کشمیر جو انٹ عوامی ایکشن کمیٹی (جے کے جے اے اے سی) کی قیادت میں ابھری، جس نے مظفر آباد، راولا کوٹ، کوٹلی، اور میرپور میں ہزاروں عوام کو سڑکوں پر نکالا۔ احتجاج کا مرکز مہنگائی، بڑھتی بجلی کی قیمتیں، آٹے کی قلت، اور سیاسی بدعنوانی تھا۔

یہ مظاہرے جلد ہی ایک سنگین سیاسی بحران میں تبدیل ہو گئے، جس نے پاکستان کی ملکی اور عسکری انتظامی ساخت کی کمزوریوں کو بے نقاب کر دیا۔ آزاد کشمیر میں نگران حکومت کے موجود ہونے کے باوجود عملی فیصلے زیادہ تر اسلام آباد اور راولپنڈی کے اثرورسوخ میں رہے۔ یہ صورتحال تاریخی طور پر جنرل ایوب خان کے 1958 کے دور، جنرل ضیاء الحق کے 1977 کے اقتدار اور جنرل پرویز مشرف کے 1999 کے دور حکومت سے جڑی ہوئی ہے، جہاں مقامی انتظامیہ کو قومی سکیورٹی اور عسکری ترجیحات کے تابع رکھا گیا، جس کے نتیجے میں معاشی اور جمہوری ترقی مسلسل متاثر ہوتی رہی۔

وزیر اعلیٰ آزاد کشمیر چودھری انور الحق کی قیادت میں حکومت نے احتجاج کو طاقت کے ذریعے دبانے کی کوشش کی۔ وزیر اطلاعات شوکت نواز میر اور وزیر قانون طاہر کھوکھر کی جانب سے فائرنگ، گرفتاریوں اور انسداد ہشت گردی قوانین کے استعمال کی اجازت دی گئی۔ اسی دوران انٹرنیٹ بندش، سوشل میڈیا پر پابندی اور میڈیا سنسر شپ نافذ کی گئی، جو کسی عدالتی منظوری کے بغیر تھی۔ یہ اقدامات آئینی اور قانونی اصولوں کے منافی تھے کیونکہ ان سے آرٹیکل 16، جو پراسن اجتماع کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے، اور آرٹیکل 19، جو اظہار رائے کی آزادی سے متعلق ہے، کی صریح خلاف ورزی ہوئی۔

ان پابندیوں کے نتیجے میں انسانی حقوق کی رپورٹنگ بری طرح متاثر ہوئی اور مظاہرین عالمی توجہ حاصل کرنے سے محروم رہے۔ سابق وزیر اعلیٰ سردار تنویر الیاس نے ان اقدامات کو جمہوری جوہر پر حملہ اور کھلی انتظامی ناکامی قرار دیا، جس سے حکومت کی ساکھ کو مزید نقصان پہنچا۔

وفاقی سطح پر وزیراعظم شہباز شریف نے ابتدا میں اس بحران کو سنجیدگی سے نہیں لیا اور مذاکراتی عمل بھی تاخیر سے شروع کیا گیا۔ ناقدین کے مطابق حکومت کی یہ سستی اور غیر فعال حکمت عملی ریاستی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کے مترادف تھی، خاص طور پر آئین کے آرٹیکل 9 کے PML-N تحت شہریوں کی جان و مال کے تحفظ میں ناکامی واضح نظر آئی۔

دوسری جانب چیف آف آرمی اسٹاف جنرل عاصم منیر نے محتاط خاموشی اختیار کی۔ اگرچہ پیرامیٹری فورسز کو پولیس کی معاونت کے لیے تعینات کیا گیا، تاہم کسی مکمل فوجی آپریشن کا حکم نہیں دیا گیا۔ تجزیہ کاروں نے اس طرز عمل کو ایک سوچے سمجھے اسٹریٹجک پسپائی کے طور پر دیکھا تاکہ شہری ناراضگی اور ممکنہ بین الاقوامی تنقید سے بچا جاسکے۔

اس کے باوجود سوشل میڈیا اور آزاد صحافیوں کی جانب سے فوج پر مظاہرین کو دبانے اور ڈیجیٹل مداخلت کے الزامات لگائے گئے، جن میں کے سوشل میڈیا کاؤنٹس کی مبینہ ہیکنگ بھی شامل تھی۔ اگرچہ ان الزامات کی باضابطہ تصدیق نہیں ہو سکی، لیکن انہوں نے پاکستان JKJAAC میں ڈیجیٹل آمرانہ رجحانات کے خدشات کو ضرور تقویت دی۔

مظاہرین کے 38 نکاتی منشور نے براہ راست آزاد کشمیر کی سیاسی اشرافیہ کو چیلنج کیا۔ عوام نے بجلی اور آٹے کی سبسڈی، وزارتی مراعات میں کمی اور نمائندگی کے نظام میں اصلاحات کا مطالبہ کیا، خصوصاً 12 ریفرنسیوں کی نشستوں کے خاتمے کا، جو طویل عرصے سے سیاسی مفادات کے آلے کے طور پر تنقید کے اہلکاروں پر بدعنوانی، وسائل کے غلط استعمال اور PPP اور PML-N کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔ حکومت کی ساکھ اس وقت مزید متاثر ہوئی جب سیاسی وابستگیوں کی بنیاد پر مراعات دینے کے الزامات سامنے آئے۔

وزیر قانون طاہر کھوکھر کی جانب سے مظاہرین کے خلاف انسداد دہشت گردی قوانین کے استعمال کی حمایت اور وزیر اطلاعات شوکت نواز میر کی میڈیا بلیک آؤٹ کی توجیہ نے عوامی غصے کو مزید بھڑکادیا۔ یہ تمام عوامل اس تاریخی طرز حکمرانی کی عکاسی کرتے ہیں جو ایوب خان، ضیاء الحق اور پرویز مشرف کے ادوار میں عسکری کنٹرول کے تحت پروان چڑھا، جہاں سکیورٹی کو جمہوری عمل پر فوقیت دی گئی۔

اور حکومت کے درمیان ایک امن معاہدہ طے پایا، جس میں JKJAAC چھ دنوں تک جاری رہنے والی جھڑپوں کے بعد 4 اکتوبر 2025 کو مظاہرین کے تقریباً نوے فیصد مطالبات تسلیم کر لیے گئے۔ ان مطالبات میں بجلی اور آٹے کی سبسڈی، کابینہ کے اخراجات اور وزارتی مراعات میں کمی، زخمیوں اور ہلاک شدگان کے لیے ایک لاکھ روپے کا معاوضہ، متاثرہ خاندانوں کے لیے سرکاری نوکریاں اور پر امن مظاہرین کے خلاف درج مقدمات نے اس معاہدے کو عوامی فتح قرار دیا جبکہ ناقدین نے اسے انتظامی اور اسٹیبلشمنٹ کی واضح پسپائی سے تعبیر کیا۔ JKJAAC کی واپسی شامل تھی۔

پاکستانی فوجی اور انتظامی اسٹیبلشمنٹ کی ناکامی کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ وہ طاقت کے استعمال کے ذریعے صورت حال پر قابو نہیں پاسکتی تھی، کیونکہ اس سے نہ صرف خطے میں عدم استحکام بڑھنے کا خدشہ تھا بلکہ بین الاقوامی سطح پر شدید تنقید کا سامنا بھی ہو سکتا تھا۔ سوشل میڈیا اور شہری صحافت نے روایتی سنسرشپ کو غیر مؤثر بنادیا، معاشی بد حالی اور بدعنوانی نے ریاستی بیانے کو کمزور کر دیا، لائن آف کنٹرول کے قریب عسکری سختی اسٹریٹجک طور پر نقصان دہ ہو سکتی تھی اور چودھری انور الحق، شہباز شریف اور جنرل عاصم منیر کے درمیان مؤثر کوآرڈینیشن کی کمی نے بحران کو مزید پیچیدہ بنادیا۔

آخر کار، 2025 کے آزاد کشمیر کے احتجاج نے پاکستان کے باہر ڈنظام حکمرانی کی بنیادی کمزوریوں کو نمایاں کر دیا، جہاں عسکری اثر و رسوخ، سیاسی بدعنوانی اور انتظامی ناکامی مل کر ریاست کے قانونی اور اخلاقی جواز کو کمزور کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ بندش، میڈیا سنسرشپ اور انسداد دہشت گردی قوانین کا استعمال طاقت کی علامت نہیں بلکہ ادارہ جاتی کمزوری کا مظہر ثابت ہوا۔ اگرچہ اس معاہدے نے وقتی طور پر بحران کو قابو میں کر لیا، مگر اس نے یہ حقیقت بھی آشکار کر دی کہ منظم اور شہری حقوق پر مبنی عوامی احتجاج پاکستان کی طاقتور ترین ریاستی قوتوں کو بھی دباؤ میں لاسکتا ہے، اور اگر شفاف اور غیر مرکزیت پر مبنی اصلاحات نہ کی گئیں تو آزاد کشمیر کا یہ بحران مستقبل میں ملکی سطح پر عدم استحکام کی ایک بڑی مثال بن سکتا ہے۔

Reference:

- International Crisis Group. (2024). *Pakistan's governance challenges and protest movements*. <https://www.crisisgroup.org>
- Human Rights Watch. (2025). *Pakistan: Internet shutdowns and restrictions on freedom of expression*. <https://www.hrw.org>
- Amnesty International. (2024). *Digital repression and protest rights in South Asia*. <https://www.amnesty.org>
- United Nations Human Rights Council. (2023). *Freedom of peaceful assembly and association*. <https://www.ohchr.org>
- Asian Development Bank. (2024). *Economic pressures, inflation, and governance in Pakistan*. <https://www.adb.org>
- Al Jazeera. (2025). *Protests in Pakistan-administered Kashmir over inflation and governance*. <https://www.aljazeera.com>
- Dawn News. (2025). *AJK protests expose governance and political accountability crisis*. <https://www.dawn.com>
- Reuters. (2025). *Pakistan faces unrest amid economic strain and political discontent*. <https://www.reuters.com>
- International Commission of Jurists. (2024). *Use of anti-terror laws against protesters in Pakistan*. <https://www.icj.org>
- United States Institute of Peace. (2023). *Civil-military relations and hybrid governance in Pakistan*. <https://www.usip.org>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).